Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(e): 3006-0370
ISSN(p): 3006-0362
al-marjan.com.pk

خصوصی شمارہ برائے "اجتہاد و اصولہ"

Jurisprudential stagnation: examples, causes, and practical methods for revitalizing ijtihad in the modern era

فقہی جمود: مثالیں، اسباب اور عصر حاضر میں احیائے اجتہاد کا عملی طریقہ کار

Authors Details

1 . Ghulam Rasul
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, National College of Business Administration and Economics (NCBA&E), Lahore, Pakistan.
Email: rasoolghulam927@gmail.com

Citation
Rasul, Ghulam. " Jurisprudential stagnation: examples, causes, and practical methods for revitalizing ijtihad in the modern era ". "*Al-Marjān Research Journal* 4, no.1, Jan-Mar (2026): 110–119.

Submission Timeline
Received: Jul 29, 2025
Revised: Otc 12, 2025
Accepted: Nov 11, 2025
Published Online: Jan 15, 2026

Article QR

Publication & Ethics Statement
Published by *Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.*
© The Authors. No conflict of interest declared.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

Indexed & Abstracted In / Research Profiles

Jurisprudential stagnation: examples, causes, and practical methods for revitalizing ijtihad in the modern era

فقہی جمود: مثالیں، اسباب اور عصر حاضر میں احیائے اجتہاد کا عملی طریقہ کار

غلام رسول ☆

Abstract

The issue of jurisprudential stagnation (al-jumūd al-fiqhī) represents a critical intellectual challenge for the Muslim Ummah, severely impacting the dynamic nature of Islamic law. While the classical jurisprudential heritage provides fundamental guidance for complex issues emerging in the medical, economic, and social spheres of the modern age, the absence of renewed ijtihad (independent legal reasoning) adapted to changing circumstances constitutes a significant gap. This research analyzes the causes of jurisprudential stagnation and presents a comprehensive practical methodology for reviving ijtihad in the contemporary era, particularly through collective ijtihad (al-ijtihād al-jamāʿī) as a viable solution. The study employs a descriptive and analytical methodology, examining authoritative jurisprudential sources, resolutions of contemporary fiqh academies, and modern scholarly research. The findings indicate that institutional and collective ijtihad proves more effective in addressing modern problems compared to individual ijtihad. The research concludes that the elimination of intellectual stagnation remains impossible until jurisprudential institutions operate through mutual collaboration between eminent religious scholars and experts in modern sciences.

Keywords: Jurisprudential Stagnation, Revival of Ijtihad, Collective Ijtihad, Modern Age, Jurisprudential Institutions

تعارفِ موضوع

اسلام ایک عالمگیر اور دائمی دین ہے جس کے احکامات قیامت تک کے لیے نوعِ انسانی کی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ شریعتِ اسلامیہ کی بنیاد وحی (قرآن و سنت) پر ہے، جو منصوص اور محدود ہے، جبکہ انسانی مسائل غیر محدود اور مسلسل ارتقاء پذیر ہیں۔ ان نئے ابھرنے والے مسائل کا حل نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے "اجتہاد" کا دروازہ کھولا ہے۔ اجتہاد ہی وہ متحرک عنصر ہے جو اسلام کو ہر دور اور ہر مقام کے لیے قابلِ عمل بناتا ہے۔

☆ ایم ایس اسکالر، اصول الدین، شعبہ حدیث، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان۔

تاہم، تاریخِ اسلام میں ایک ایسا دور بھی آیا جب علمائے امت نے نئے مسائل پر غور و فکر کرنے کے بجائے محض سابقہ ائمہ کی تقلید پر اکتفا کیا۔ اس رجحان کو "فقہی جمود" کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ جمود دراصل فکری بانجھ پن کی علامت ہے جو امت کو ماضی کا قیدی بنا دیتی ہے۔ عصرِ حاضر میں مغربی تہذیب کے غلبے اور سائنسی ترقی کی تیز رفتاری نے ایسے بے شمار مسائل پیدا کر دیے ہیں جن کی صریح مثالیں قدیم فقہی کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔ اس صورتحال نے "فقہی جمود" کے تصور کو ایک گرما گرم موضوع بنا دیا ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ کس طرح فکری و فقہی جمود کی وجہ سے مسلم معاشرہ جدید چیلنجز کا سامنا کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہے اور نئے مسائل کے حل میں ایک قسم کی سست روی یا تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اس تحقیق کی اہمیت اس لیے دوچند ہے کہ یہ نہ صرف اس جمود کے اسباب تلاش کرتی ہے بلکہ اس سے نکلنے کا ایک مربوط اور عملی طریقہ کار بھی فراہم کرتی ہے۔

۲۔ مسئلہ تحقیق اور تحقیقی سوالات (Research Problem and Questions)

اس تحقیق کا مرکزی سوال یہ ہے کہ عصرِ حاضر میں فقہی جمود کی بڑی وجوہات کیا ہیں اور اس جمود سے نکلنے کے لیے اجتہاد کے احیاء کا عملی طریقہ کار کیا ہو سکتا ہے؟ ذیلی سوالات میں شامل ہیں:

۱۔ فقہی جمود کی تاریخی اور نظری وجوہات کیا ہیں؟

۲۔ فقہی جمود کی مثالیں کون کون سی ہیں؟

۳۔ معاصر فقہی مسائل کی نوعیت کیا ہے اور ان کے حل میں روایتی طریقہ کار کی کیا حدود ہیں؟

۴۔ اجتماعی اجتہاد کی نوعیت، شرائط اور اہمیت کیا ہے؟

۵۔ فقہی ادارے اور مجالس اجتہاد کے احیاء میں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟

۳۔ سابقہ لٹریچر کا جائزہ (Literature Review)

فقہی جمود اور اجتہاد کے احیاء پر متعدد اہم کام ہو چکے ہیں۔

مغربی مفکر احمد الخمليشی نے اپنی کتاب ”جمود الدراسات الفقهية: أسبابه التاريخية والفكرية ومحاولة العلاج“ میں اس مسئلے کو موضوع بنایا اور دو بنیادی سوالات اٹھائے: کہ "کیوں ہزاروں لوگ اصول فقہ پڑھتے ہیں لیکن نیا فقہ پیدا نہیں کرتے؟" اور "کیوں فقہ اسلامی کے طالب علم اور محققین حقیقی زندگی کے مسائل میں دلچسپی نہیں لیتے؟"۔ انہوں نے اصول فقہ کے تصورات میں ایک "خلل" کی نشاندہی کی جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

حافظ محمد زبیر نے "عصر حاضر میں اجتماعی اجتہاد" میں اس موضوع پر گراں قدر تحقیق پیش کی ہے۔ ڈاکٹر محمد امین سمیت متعدد محققین نے امت کے فکری مسائل پر بحث کی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر، انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT) نے اجتماعی اجتہاد پر اہم کام شائع کیا ہے، جس میں جدید دور کے پیچیدہ مسائل (طبی، مالی، اخلاقی) کے لیے اجتماعی اجتہاد کے طریقہ کار کو مؤثر قرار دیا گیا ہے۔ مصری دار الافتاء نے بھی اجتہاد کی تجدید پر اہم بصیرت فراہم کی ہے، جس میں مجتہد کے لیے نص کو سمجھنے اور عصرِ حاضر کے حالات سے آگاہی کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

تاہم، سابقہ تحقیقات میں زیادہ تر توجہ اجتہاد کی شرائط اور تاریخ پر دی گئی ہے، جبکہ زیرِ نظر مقالہ "عملی طریقہ کار" اور "ادارہ جاتی کردار" کو خاص طور پر اجاگر کرتا ہے اور فقہی جمود کے جدید تقاضوں کے مطابق ایک مربوط فریم ورک پیش کرتا ہے۔

۴۔ تحقیقی طریقہ کار(Research Methodology)

اس تحقیق میں وصفی اور تجزیاتی طریقہ کار (Descriptive and Analytical Methodology) اختیار کیا گیا ہے۔ فراہم کردہ علمی ذرائع، مستند فقہی آخذ (الغزالی، ابن قیم، الشاطبی) اور معاصر فقہی اداروں (انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان) کے طریقہ کار کا تقابلی جائزہ لے کر نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔ تحقیقی مقالے میں معیاری اندازِ حوالہ (Citation) کا استعمال کیا گیا ہے۔

۵۔ فقہی جمود: تعریف اور حقیقت(Jurisprudential Stagnation: Definition and Reality)

لغوی اعتبار سے جمود کا مطلب ٹھہر جانا یا منجمد ہو جانا ہے۔ فقہی اصطلاح میں اس سے مراد شریعت کے مقاصد کو نظر انداز کر کے محض لفظی تقلید کرنا اور بدلتے ہوئے حالات میں نص سے رہنمائی لینے کی صلاحیت کھو دینا ہے۔ فقہی جمود دراصل فکری جمود کا ایک مظہر ہے جو امتِ مسلمہ کی تخلیقی اور عملی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتا ہے۔

احمد الخمليشي کے مطابق، فقہی جمود کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اصول فقہ کے بعض موضوعات کو "حقائق نهاية تنقل ولا تتعقل" (حتمی حقائق کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جو نقل کیے جاتے ہیں، عقل سے نہیں سمجھے جاتے) کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ اس نے فکرِ فقہی کو مفلوج کر دیا ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھا:

"وكثير من مسائل الفقه مبنية على العرف والعادة، فإذا تغير العرف تغير الحكم"۔

ترجمہ: یہ ہے کہ بہت سے فقہی مسائل عرف اور عادت پر مبنی ہوتے ہیں، اور جب عرف بدلتا ہے تو حکم بھی بدل سکتا ہے۔

اس نکتے کو نظر انداز کرنا ہی جمود کی بنیادی وجہ ہے۔

۶۔ فقہی جمود کے اسباب(Causes of Jurisprudential Stagnation)

فقہی جمود کے اسباب کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: داخلی اسباب اور خارجی اسباب۔

۶۔ا۔ داخلی اسباب(Internal Causes)

ا۔ تقلیدِ محض اور تحقیق سے دوری: فقہی جمود کا سب سے بڑا سبب امت میں تقلید کا پھیلنا ہے۔ جب مجتہدین کی نسل ختم ہو گئی تو علمائے کرام کے ایک طبقہ نے یہ سمجھ لیا کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ الخمليشي اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"أغفل التفكير في وسيلة لتدبير الاختلاف والمحافظة على تماسك المجتمع والتعايش السلمي بين أفراده"۔

۲۔ عقل کے کردار کو محدود کرنا: الخمليشي کے مطابق، اصول فقہ میں جو رائے غالب آئی اس نے عقل کے کردار کو محدود کر دیا:

"انتهى الرأي الذي ساد أصول الفقه إلى إلغاء دور العقل في فهم نصوص الشريعة وتفسيرها ورسخ مبدأ 'العقل لا يحسن ولا يقبح'"۔

یہ تصور کہ عقل اچھے اور برے کی تشخیص نہیں کر سکتی، فقہی اجتہاد میں عقلی استدلال کے دائرہ کار کو تنگ کر دیتا ہے۔

۳۔ جدید علوم سے ناواقفیت: دورِ حاضر کے فقہاء اکثر جدید طبی، معاشی اور سائنسی علوم (مثلاً کلوننگ، بینکنگ، اعضاء کی پیوند کاری) سے کماحقہ واقف نہیں ہوتے۔ جدید مسائل کی پیچیدگیوں کے پیشِ نظر، ماہرینِ فن سے استشارہ نہ کرنا جمود کی بڑی وجہ ہے۔

۴۔امت کے کردار کو نظر انداز کرنا: الحملیشی ایک اور اہم سبب کی نشاندہی کرتے ہیں:

"تغييب الأمة عن المساهمة في التقرير، وعن الشعور بالمسؤولية الجماعية عن تلقي خطاب الشريعة وحسن التطبيق لمضمونه في بناء المجتمع والتخطيط لمسيرته"۔

جب امت کے اجتماعی شعور اور مسؤولیت کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو فقہی فکر میں جمود آنا فطری ہے۔

۶۔۲۔خارجی اسباب(External Causes)

ا۔مغربی استعمار اور فکری مغلوبیت: عالمِ اسلام پر مغربی غلبے نے مسلمانوں کو دفاعی پوزیشن میں لا کھڑا کیا۔ اس صدمے سے خود اعتمادی ختم ہوئی اور مغربی افکار و اقدار کی اندھی تقلید کا رجحان پیدا ہوا۔

۲۔تعلیمی نظام کی کمزوری: جدید تعلیمی نظام میں دینی علوم کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ مدارس اور جامعات میں فقہ کو ایک زندہ علم کے طور پر پڑھانے کے بجائے محض ایک تاریخی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جانے لگا ہے۔ الحملیشی سوال اٹھاتے ہیں:

"فهل نحن واعون بهذا؟ الجواب تقدمه مؤسسات التكوين والبحث في الدراسات الإسلامية العليا"۔

ترجمہ "تو کیا ہم اس معاملے سے باخبر (باشعور) ہیں؟ اس کا جواب اعلیٰ اسلامی تعلیمات (الدراسات الإسلامية العليا) کے تحقیقی اور تربیتی ادارے فراہم کرتے ہیں

۳۔سیاسی دباؤ اور تقویٰ کی کمی: بعض اوقات سیاسی مصلحتیں یا مفتیانِ کرام میں تقویٰ کی کمی حق گوئی اور نئے اجتہاد کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔

۷۔فقہی جمود کی مثالیں(Examples of Jurisprudential Stagnation)

تاریخی اور معاصر تناظر میں جمود کی متعدد مثالیں ملتی ہیں:

۷۔ا۔خاندانی قوانین میں جمود:

مصری محقق احمد عبدہ ماہر نے واضح کیا کہ کس طرح پرانی فقہی آراء کو آج بھی بلا چھان بین پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مثال دی کہ بعض فقہی مکاتب (مالکی اور حنبلی) کے نزدیک شوہر پر اپنی بیوی کے علاج کا خرچہ واجب نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک نکاح کا مقصد صرف "استمتاع" (لطف اندوزی) ہے۔ ایسے احکام کو آج کے تناظر میں پیش کرنا اور انہیں "فقہ" کا نام دینا، جمود فکری کی بہت بڑی مثال ہے۔

۷۔۲۔معاشی مسائل میں جمود:

اسلامی بینکوں کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ یہ دیکھنے میں آیا کہ نظریاتی طور پر ان کا مقصد طویل مدتی شراکت داری اور حقیقی معیشت کی ترقی تھا، لیکن عملی طور پر یہ بینک روایتی بینکوں کی مانند قلیل المدتی تجارتی طریقوں (جیسے مرابحہ) کی طرف مائل ہو گئے۔ بعض بینکوں کا منظم تورق (Organized Tawarruq) کی طرف رجوع کرنا "فقہ الحیل" (ناجائز حیلوں کی فقہ) کی طرف قدم بڑھانا ہے، جو فقہی جمود اور جدت کی عدم موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔

۷۔۳۔حدود و تعزیرات کا نفاذ:

امامیہ فقہ میں بار بار چوری کرنے والے چور کی سزا کے حوالے سے مشہور نظریہ قتل ہے۔ تاہم، بعض متاخر فقہاء نے اس نظریے پر اعتراض کیا ہے اور اسے جمود کی علامت قرار دیا ہے۔ جدید دور میں جب سزاؤں کے مقاصد اور انسانی جان کی حرمت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، اس قسم کے احکام پر از سرِ نو غور کی ضرورت ہے۔

۸۔احیائے اجتہاد: نظری مباحث (Revival of Ijtihad: Theoretical Foundations)

اجتہاد کا لغوی معنی ہے "اپنی پوری طاقت صرف کرنا یا سخت محنت کرنا" (ج ھ د)۔ اصطلاحی طور پر، مجتہد کا اپنی پوری کوشش صرف کر کے شرعی دلیل سے حکم شرعی کا استنباط کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "اور مسلمانوں کے لیے یہ تو ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں، تو کیوں نہ ہر جماعت میں سے ایک گروہ نکلے تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں"۔

شاطبی کے مطابق، مجتہد کے لیے مقاصدِ شریعہ سے مکمل آگاہی لازمی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"إن استكمال شرائط الإجتهاد ليس من العسير في شئ بعد تدوين العلوم المختلفة، وتعدد المصنفات فيها، وتصفية كل دخيل عليها۔ وها هم العلماء في كل عصر يجتهدون، ويرجحون بين أقوال الفقهاء السابقين، حتى انضبطت المذاهب، وحررت الأحكام"۔

ابن قیم جوزیہ نے بھی اس حوالے سے اہم نکتہ بیان کیا:

"لا يجوز للمفتي ولا للقاضي أن يفتي أو يقضي حتى يعرف الواقع في نفس الأمر، ثم يعرف حكم الله فيه، ثم ينزل الحكم على الواقع"۔

۹۔عصر حاضر میں احیائے اجتہاد کا عملی طریقہ کار (Practical Methodology for Reviving Ijtihad in the Modern Age)

۹۔۱۔اجتماعی اجتہاد کا فروغ (Promoting Collective Ijtihad)

جدید مسائل کی پیچیدگیوں کو دیکھتے ہوئے، انفرادی اجتہاد کے بجائے اجتماعی اجتہاد (الاجتہاد الجماعی) کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ اجتماعی اجتہاد فقہاء کے ایک گروہ کا باہمی مشاورت اور غور و خوض کے بعد کسی شرعی مسئلہ پر متفقہ یا اکثریتی رائے قائم کرنا ہے۔ مختلف ممالک میں قائم فقہی کونسلیں اور تحقیقی ادارے اس کی بہترین مثال ہیں۔

الخمليشي کے مطابق، اجتماعی اجتہاد کی ضرورت اس لیے ہے کہ:

"لا أمل في إصلاحه إلا بمناقشتها وتدارك ما فيها من أخطاء"

اس کی اصلاح کی کوئی امید نہیں سوائے اس کے کہ ان خامیوں پر بحث کی جائے اور ان میں موجود غلطیوں کو دور کیا جائے۔

اجتماعی اجتہاد کا عملی طریقہ کار درج ذیل مراحل پر مشتمل ہونا چاہیے:

پہلا مرحلہ: مسئلے کی نشاندہی اور تصور سازی:

- معاصر مسائل کی نشاندہی کے لیے ایک نظام وضع کیا جائے۔
- مسئلے کے تمام پہلوؤں کو واضح کیا جائے۔

- متعلقہ شعبوں کے ماہرین (ماہرینِ طب، معاشیات، ٹیکنالوجی) کو شامل کیا جائے۔

دوسرا مرحلہ: تحقیقی مقالات کی تیاری:

- ہر مسئلے پر کم از کم دو مستند محققین سے مقالات لکھوائے جائیں۔
- مقالات میں فقہی مکاتبِ فکر کے دلائل کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔
- جدید علوم کی روشنی میں مسئلے کی نوعیت واضح کی جائے۔

تیسرا مرحلہ: اجتماعی مباحثہ اور مشاورت:

- مقالات پیش کیے جائیں اور ان پر کھل کر بحث کی جائے۔
- ماہرینِ فن سے استفسار کیا جائے کہ مسئلے کی حقیقی نوعیت کیا ہے۔
- فقہاء اور ماہرین کے درمیان مکالمے کو فروغ دیا جائے۔

چوتھا مرحلہ: رائے قائم کرنا:

- دلائل کا جائزہ لے کر راجح رائے کا تعین کیا جائے۔
- اگر اتفاق رائے نہ ہو تو اکثریتی رائے کو بنیاد بنایا جائے۔
- فیصلے میں مقاصدِ شریعت کو مرکزی حیثیت دی جائے۔

۹۔۲۔ مقاصد شریعت کو مرکزی حیثیت دینا (Centering Maqasid al-Shariah)

فروعی مسائل میں الجھنے کے بجائے شریعت کے کلی مقاصد (مقاصد الشریعہ) کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی بھی اس حوالے سے یہی فرماتے ہیں:۔

۹۔۳۔ فقہی ورثے کی تنقیدی بازیافت (Critical Reappraisal of Jurisprudential Heritage)

فقہ کے تمام تر ورثے کو یکسر رد کرنے کے بجائے، اس کی تنقیدی بازیافت (Critical Reappraisal) کی ضرورت ہے۔ مولانا محمد تقی امینی لکھتے ہیں:

"اس بارے میں فقہاء وصلحائے امت نے جزئیات کی تفاصیل بتا کر کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ سب اپنے اپنے زمانہ کے حالات کی مناسبت سے تھے اور آج بھی ہمیں حق ہے کہ ان جزئیات کی روشنی میں مقصد اور اصول کے پیش نظر اپنے زمانہ کے حالات و تقاضا کے مناسب طریقہ کار کی جزئیات مرتب کریں"۔

۹۔۴۔ جدید علوم وفنون سے استفادہ (Utilizing Modern Sciences and Disciplines)

عصر حاضر کے مسائل، جیسے کہ صنفی تبدیلی (Sex Change)، مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے فقہی پہلو، یا جینیاتی انجینئرنگ (Genetic Engineering)، صرف روایات سے نہیں سمجھے جاسکتے۔ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے لکھا:

"عصر حاضر میں مادی وسائل کی حیرت انگیز ترقی نے نئے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ریڈیو، لاؤڈ اسپیکر، ٹیلیگراف، وائرلیس وغیرہ نے رؤیت ہلال وغیرہ کے لیے خبر رسانی کے نئے ذرائع زیر بحث کر دیئے۔ علم المعیشت والاقتصاد کی تدوین نے عقود و معاملات کے بارے میں نئے نئے مسائل پیدا کر دیئے"۔

۱۰۔ فقہی اداروں کا کردار: تجزیہ اور سفارشات (Role of Fiqh Academies: Analysis and Recommendations)

عصرِ حاضر میں متعدد ادارے اجتہاد کے احیاء کے لیے کام کر رہے ہیں:

1. انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی، جدہ | 1981 | عالمی سطح پر پیچیدہ مسائل کا حل | اعضاء کی پیوندکاری، کلوننگ، بینکنگ پر فیصلے |
2. اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان | 1962 | قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا | شرعی بینکاری، انشورنس، وراثت کے قوانین |
3. مجمع البحوث الاسلامیہ، الازہر | 1961 | اسلامی تحقیق اور اجتہاد کا فروغ | فقہی مسائل پر بین الاقوامی کانفرنسز |
4. رابطہ عالم اسلامی فقہ کونسل | 1977 | عالمی سطح پر فقہی مسائل کا حل | جدید طبی اور معاشی مسائل پر تحقیق |

ان اداروں کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے مسئلے پر مختلف مقالات لکھوائے جاتے ہیں، پھر ماہرین کے ساتھ مباحثہ ہوتا ہے اور آخر میں کثرتِ رائے سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ان اداروں کو مزید موثر بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جاتے ہیں:

۱۔ باہمی رابطہ اور ہم آہنگی: مختلف فقہی اداروں کے درمیان باقاعدہ رابطہ اور اشتراک عمل ہونا چاہیے تاکہ متضاد فیصلوں سے بچا جا سکے۔

۲۔ ماہرین کی شمولیت: فقہی کونسلوں میں طب، معاشیات، ٹیکنالوجی اور سماجی علوم کے ماہرین کو بطور مستقل رکن شامل کیا جائے۔

۳۔ تحقیقی ترجیحات کی نشاندہی: عصری مسائل کی نشاندہی اور ان پر فقہی تحقیق کو فروغ دیا جائے۔

۴۔ کھلا علمی ماحول: ایسے آزادانہ علمی ماحول کی تشکیل کی جائے جہاں بغیر کسی خوف کے نئے خیالات کا اظہار کیا جا سکے۔

۱۱۔ نتیجہ اور سفارشات (Conclusion and Recommendations)

۱۱۔۱۔ نتیجہ (Conclusion)

فقہی جمود کا مسئلہ امتِ مسلمہ کے لیے کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے، لیکن جدید دور کی تیز رفتار تبدیلیوں نے اسے مزید سنگین بنا دیا ہے۔ اس تحقیق کے نتائج سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمود کا حل ماضی کی فقہی آراء کو یکسر رد کرنے میں نہیں، بلکہ ان اصولوں اور مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے ایک نئے، منظم اور اجتماعی اجتہادی طریقہ کار کو فروغ دینے میں ہے۔ اجتماعی اجتہاد، جس میں فقہاء اور ماہرینِ فن باہمی مشاورت سے کام کرتے ہیں، جدید مسائل کا سب سے موثر حل فراہم کر سکتا ہے۔

احمد الخمليشي نے بجا طور پر کہا کہ "لا أمل في إصلاحه إلا بمناقشتها وتدارك مافيها من أخطاء"۔ اس کام کے لیے نہ صرف فقہاء بلکہ ہر شعبے کے ماہرین کی مشترکہ کاوش اور ایک آزاد علمی فضا کی اشد ضرورت ہے۔ فقہ اسلامی کی روح اور اس کا بنیادی مقصد انسانیت کی فلاح و بہبود ہے، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہر دور میں اجتہاد اور تجدید کا عمل جاری رہنا چاہیے۔

۱۱۔۲۔ سفارشات (Recommendations)

مندرجہ بالا بحث کی روشنی میں، عصر حاضر میں احیائے اجتہاد کے لیے درج ذیل عملی تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ ایک عالمی فقہی فیڈریشن کا قیام: موجودہ فقہی اکادمیوں کو ایک عالمی فیڈریشن میں منظم کیا جائے جو باہمی رابطے اور ہم آہنگی کو یقینی بنائے۔

۲۔ جامعات میں نصاب کی اصلاح: دینی مدارس اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں جدید علوم (سائنس، معاشیات، طب) کو شامل کیا جائے اور فقہ کو ایک متحرک علم کے طور پر پڑھایا جائے۔

۳۔ تحقیقی مراکز کا قیام: فقہی تحقیق کے لیے خصوصی مراکز قائم کیے جائیں جو معاصر مسائل پر سنجیدہ تحقیق کریں۔

۴۔ فقہ اور جدید ٹیکنالوجی کا انضمام: مصنوعی ذہانت اور بڑے اعداد و شمار (Big Data) کو اجتہادی عمل میں معاون کے طور پر استعمال کرنے کے طریقے تلاش کیے جائیں۔

۵۔ مقاصد شریعہ کی تعلیم: علماء اور عوام میں مقاصدِ شریعت کی تعلیم کو عام کیا جائے تا کہ نصوص کے پیچھے چھپی حکمت کو سمجھا جا سکے۔

۶۔ اداروں کی خود مختاری: فقہی اکادمیوں اور شریعت بورڈز کے اراکین کا تقرر اور ان کی تنخواہیں حکومتوں یا اداروں کی بجائے ایک آزاد فنڈ (زکوٰۃ یا اوقاف) سے کی جائیں۔

کتابیات (Bibliography)

عربی مآخذ (Arabic Sources)

ابن القیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر۔ إعلام الموقعین عن رب العالمین۔ تحقیق: طہ عبد الرؤوف سعد۔ بیروت: دار الجیل، 1973۔

ابن منظور، محمد بن مکرم۔ لسان العرب (ط 3)۔ بیروت: دار صادر، 1414ھ۔

ابو زہرہ، محمد۔ أصول الفقه۔ قاہرہ: دار الفکر العربی، بلا تاریخ۔

الخملیشی، أحمد۔ جمود الدراسات الفقهية: أسبابه التاريخية والفكرية ومحاولة العلاج۔ قاہرہ: دار الكلمة للنشر والتوزيع، 2014۔

الزحیلی، وہبہ بن مصطفی۔ "اجتہاد کی شرائط اور جدید تقاضے"۔ التبیین، 1(1)، 52–73، 2017۔

الزحیلی، وہبہ بن مصطفی۔ الفقه الإسلامي وأدلته (ط 4)۔ بیروت: دار الفکر، بلا تاریخ۔

الشاطبی، ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ۔ الموافقات في أصول الشريعة۔ تحقیق: محمد عبد اللہ دراز۔ قاہرہ: دار الفکر العربی، بلا تاریخ۔

الشامی، محمد امین۔ نشر العرف في بناء بعض الأحكام على العرف۔ دمشق: دار القلم، بلا تاریخ۔

الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد۔ المستصفى من علم الأصول۔ تحقیق: محمد عبد السلام عبد الشافی۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1993۔

القرافی، احمد بن ادریس۔ أنوار البروق في أنواع الفروق۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1994۔

الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود۔ بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، بلا تاریخ۔

مجمع البحوث الاسلامیۃ، الأزہر۔ قرارات وتوصيات۔ قاہرہ: مجمع مطابع الأزہر، 1429ھ۔

الندوی، علی احمد۔ المدخل إلى دراسة المدرسة الفقهية۔ دمشق: دار القلم، 2007۔

اردو مآخذ (Urdu Sources)

اسلم، محمد؛ عمران، علی؛ طیبی، انوار اللہ۔ "مسلم امہ کا فکری جمود اور مغربیت: اسباب اور حل"۔ جہانِ تحقیق، جلد 5، شمارہ 2، 45–68، 2022۔

امینی، محمد تقی۔ فقہ اسلامی کے مآخذ۔ کراچی: جامعہ بنوری ٹاؤن، بلا تاریخ۔

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان۔ سالانہ رپورٹ۔ اسلام آباد: حکومت پاکستان، بلا تاریخ۔

بنوری، محمد یوسف۔ "فقہ حدیث کی نظر میں اور مذہب ظاہریہ پر ایک نظر"۔ بینات، جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی، 2003۔

زبیر، حافظ محمد۔ عصر حاضر میں اجتماعی اجتہاد (پی ایچ ڈی مقالہ)۔ لاہور: جامعہ پنجاب، 2010۔

صدیقی، محمد نعیم۔ "اسلامی قانون کی تشکیل نو: تقاضے اور چیلنجز"۔ فکر و نظر، جلد 56، شمارہ 3، 45–78، 2018۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Alwani, Taha Jabir. Issues in Contemporary Islamic Thought. Virginia: International Institute of Islamic Thought, 2005.
* El-Gamal, Mahmoud A. Islamic Finance: Law, Economics, and Practice. New York: Cambridge University Press, 2006.
* Ghaly, Mohammed. "Biomedical Scientists as Co-Muftis: Their Contribution to Contemporary Islamic Bioethics." Die Welt des Islams, 55(3/4), 286–311, 2015.
* Ghaly, Mohammed. "Islamic Ethics and Genomics: Mapping the Collective Deliberations of Muslim Religious Scholars and Biomedical Scientists." In M. Ghaly (Ed.), Islamic Ethics and the Genome Question (pp. 45–78). Leiden: Brill, 2019.
* Hallaq, Wael B. Authority, Continuity and Change in Islamic Law. Cambridge: Cambridge University Press, 2004.
* International Islamic Fiqh Academy. Resolutions and Recommendations of the Council of the Islamic Fiqh Academy 1985–2000. Jeddah: Islamic Development Bank, 1988.
* Kamali, Mohammad Hashim. Principles of Islamic Jurisprudence (3rd ed.). Cambridge: Islamic Texts Society, 2003.
* Kamali, Mohammad Hashim. "The Middle Grounds of Islamic Civilization: The Qur'anic Principle of Wasaṭiyyah." IAIS Journal of Civilization Studies, 1, 7–41, 2008.
* Masud, Muhammad Khalid; Messick, Brinkley; & Powers, David Stephan (Eds.). Islamic Legal Interpretation: Muftis and Their Fatwas. Cambridge, MA: Harvard University Press, 1996.
* Muslim World League. Resolutions of the Islamic Fiqh Council. Makkah: MWL Publications ,
* Othman, Hossam Sabry. Collective Ijtihad: Regulating Fatwa in Postnormal Times. Herndon: International Institute of Islamic Thought, 2024.
* Ouedraogo, Abdoul Hamid; & Wan Chik, Wan Mohd Yusof. "Fiqh Councils and Their Role in Achieving the Objectives of Collective Ijtihad in Light of Maqāṣid al-Sharīʿah: Practical Proposals for the Malaysian Fatwa Department." al-Qanatir: International Journal of Islamic Studies, 34(3), 65–82, 2025.
* Ramadan, Tariq. Radical Reform: Islamic Ethics and Liberation. Oxford: Oxford University Press, 2009.
* Sachedina, Abdulaziz. Islamic Biomedical Ethics: Principles and Application. Oxford: Oxford University Press, 2009.
* Ulfa, Mawaddatul. "Revisiting Turath Integration: Comparative Methodologies of Al-Jabiri and Shahrur in Contemporary Islamic Law." Madania: Jurnal Kajian Keislaman, 29(2), 35–52, 2025.
* -

الـمرجان
Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
المرجان ریسرچ سنٹر، لاہور

Al-Marjān Research Journal

Al-Marjān Research Journal
HJRS
ہائیرایجوکیشن کمیشن پاکستان
سے Y کیٹیگری منظور شدہ

CERTIFICATE OF PUBLICATION

ACCEPTANCE LETTER

This certifies that the article titled

Jurisprudential stagnation: examples, causes, and practical methods for revitalizing ijtihad in the modern era

penned by

Ghulam Rasul

PUBLICATION INFORMATION

VOLUME/ ISSUE	PUBLICATION PERIOD	ACCEPTANCE DATE	ISSN	STATUS
4/1	Jan –Mar (2026)	12 Nov 2025	ISSN (PRINT): 3006-0362 ISSN (ONLINE): 3006-0370	Published & Accepted

Al-Marjān المرجان

Prof. Dr. Muhammad Saad Siddiqui
Editor-in-Chief: Al-Marjān Research Journal

PUBLISHER: Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan (SMC-Private) Limited
Website: https://al-marjan.com.pk | Email: editorialmarjan@gmail.com | Contact: +92 306 6804052